445

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ عہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ عہ

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۱۶ ر رجب ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بھی حرارت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں ۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ہنوز بیمار ہیں۔ گزشتہ شب بالکل نیند نہیں آئی۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو خدا تعالےٰ کے فضل سے اب آرام ہے ۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شیخ رفیع الدین احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس ابا وڑہ سندھ کے مکان کی محلہ دار العلوم میں بنیاد رکھی ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اعظم صاحب کو سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی بادشاہت

ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر ؎ گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار

"دُنیا خدا کے نزدیک مردار کی طرح ہے۔ اور خدا کو ڈھونڈنے والے ہرگز دُنیا کو عزت نہیں دیتے۔ یہ ایک لاعلاج بات ہے۔ جو روحانی لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جاتی ہے۔ کہ وُہ سچی بادشاہت آسمان کی بادشاہت سمجھتے ہیں۔ اور کسی دوسرے کے آگے سجدہ نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم ہر ایک منعم کا شکر کریں گے۔ ہمدردی کے عوض ہمدردی دکھلائیں گے۔ اپنے محسن کے حق میں دعا کریں گے۔ عادل بادشاہ کی خدا تعالےٰ سے سلامتی چاہیں گے۔ گو وُہ غیر قوم کا ہو۔ مگر کسی سفلی عظمت اور بادشاہت کو اپنے لئے بت نہیں بنائیں گے۔ ہمارے پیارے رسول سید الکائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اذا وقع العبد فی الھمانیۃ الرب ومھیمنیۃ الصدیقین و رھبانیۃ الابرار لم یجد احداً یاخذ بقلبہ۔ یعنی جب کسی بندہ کے دل میں خدا کی عظمت اور اسکی محبت بیٹھ جاتی ہے۔ اور خدا اس پر محیط ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ صدیقوں پر محیط ہوتا ہے۔ اور اپنی رحمت اور خاص عنایت کے اندر اس کو لے لیتا ہے اور ابرار کی طرح اس کو غیروں کے تعلقات سے چھڑا دیتا ہے تو ایسا بندہ کسی کو ایسا نہیں پاتا کہ اپنی عظمت یا وجاہت یا خوبی کے ساتھ اس کے دل کو پکڑ لے۔ کیونکہ اس پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ تمام عظمت اور وجاہت اور خوبی خدا میں ہی ہے پس کسی کی عظمت اور جلال اور قدرت اس کو تعجب میں نہیں ڈالتی۔ اور نہ اپنی طرف جھکا سکتی ہے۔ سو اس کو دوسروں پر نظر...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سپاسِ تعزیت

مرحومہ والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے دل گداز سانحہ پر احباب کے تعزیت ناموں اور ہمدردانہ خطوط نے ایک حد تک تسکین دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ میں تمام احباب کو فرداً فرداً جواب نہ دے سکنے کی معذرت کرتا ہوا ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری قادیان

شکریہ

میرے والد جناب حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی وفات پر سلسلہ کے احباب اور بزرگوں کی طرف سے ہمدردی کے بہت سے خطوط پہونچے ہیں۔ اور پہنچ رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا ناممکن ہے۔ اس لئے میں اخبار الفضل کے ذریعہ اپنی طرف سے اور اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار۔ خلیل احمد احمدی ۴۴ رپن لین کلکتہ

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ فتح پور کا دورہ

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناظر صاحب بیت المال کی ہدایات کے ماتحت کم و بیش ایک ماہ علاقہ گجرات و گوجرانوالہ میں دورہ پر گئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں میاں سراج دین صاحب ان کے قائم مقام ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تمغہ جات تاجپوشی

(۱) حاجی اللہ بخش صاحب کلرک آرسنل الہ آباد کو تمغہ تاج پوشی عطا ہوا ہے۔ خاکسار محمد حسین احمدی ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ الہ آباد (۲) چوہدری عنایت اللہ خان صاحب ذیلدار دہرگ وسب رجسٹرار نارووال کو تمغہ تاج پوشی ملا ہے۔ خاکسار غلام حیدر

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم چوہدری عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز بعارضہ چشم سول ہسپتال جالندھر میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبد المجید بی۔ اے آنرز (۲) قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی جو آجکل سندھ میں مقیم ہیں۔ بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فیض احمد بھٹی کاتب الفضل (۳) عاجز تحریک جدید کے ماتحت برما میں مقیم ہے۔ برمی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے نیز بعد میں سپرشین ہو جانے کی وجہ سے ایک سال تک کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اب خدا کے فضل سے عاجز نے رنگا ٹیگا ڈی سٹک اپر برما میں پرائیویٹ میڈیکل ڈسپنسری کھول کر پریکٹس شروع کر دی ہے احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ نیز میرے والد بزرگوار کی چند مہینوں سے طبیعت علیل ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔ خاکسار محمد عبد اللہ ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس ہومیو پیتھک میمو اپر برما (۴) عاجز کی صحت کامل اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائی جائے نیز اس وقت کشمیر کے متعدد مقامات میں مرض چیچک بکثرت پھیلا ہے۔ اور علاوہ بچوں کے جوان مرد عورتیں آئے دن اس کا شکار ہو رہے ہیں احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب گھر والوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ خاکسار ابو بشیر محمد رحمت اللہ فارسٹ گارڈ کیوہ کوڑی گام کشمیر (۵) میرا بھائی محمد صدیق بعارضہ تپ دق بیمار ہے۔ اور عرصہ ۲ ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ خاکسار عبد الرزاق ڈنگیری ضلع جالندھر

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ

۱۸ ستمبر ۱۲ بجے مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں شروع ہوئی۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت و پروفیسر جامعہ احمدیہ اور مولوی ابو العطاء صاحب کے خلاف یہ مقدمہ پولیس کی طرف سے دائر ہے۔ جس میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری بطور گواہ پیش ہوئے۔ اس مقدمہ کے انتقال کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست کی گئی تھی۔ اور ہائی کورٹ کی طرف سے بارہ بجکر پانچ منٹ پر اس مضمون کا ایکسپریس تار سردار جسونت سنگھ صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ بٹالہ کو دیا گیا تھا۔ کہ مذکورہ بالا مقدمہ میں سماعت کو ملتوی کیا جائے۔ یہ تار بارہ بجکر پندرہ منٹ پر سردار صاحب کے سامنے ان کے میز پر رکھا گیا۔ اور مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر نے سردار صاحب کو توجہ دلائی۔ کہ تار کو پڑھ لیا جائے۔ یہ ایکسپریس تار ہے اور اس کا تعلق ہمارے مقدمہ کے ساتھ معلوم ہوتا ہے۔ مگر سردار صاحب نے ہنس کر ٹال دیا۔ اور کہا کہ نہیں اس کا تعلق اس مقدمہ کے ساتھ نہیں۔ ایک بجے لنچ کے لئے سماعت مقدمہ ملتوی ہوئی۔ ہائی کورٹ کی طرف سے ایک ایکسپریس تار ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے نام اسی مضمون کا بھیجا گیا تھا۔ جو سردار صاحب کو لنچ کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب ملا۔ مگر وہ تار بھی انہوں نے پہلے کے ساتھ بغیر کھولے رکھ دیا۔ مرزا عبد الحق صاحب نے دوبارہ انہیں تاریں پڑھنے کے متعلق توجہ دلائی۔ مگر انہوں نے پہلے جیسا ہی جواب دیا۔ دوران مقدمہ میں مرزا صاحب نے چار پانچ دفعہ سردار صاحب سے کہا۔ کہ ان تاروں کا تعلق ہمارے ساتھ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کم از کم انہیں پڑھ تو لیں۔ مگر سردار صاحب نہ مانے یہاں تک کہ چار بجے سماعت مقدمہ ختم کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور اس وقت عدالت کے کمرہ میں پہونچے۔ اور سردار صاحب سے کہا۔ کہ ہائی کورٹ نے یہ تار اس لئے بھیجے تھے۔ تاکہ سماعت نہ ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ ایکسپریس تار تھے عمداً نہ کھولا گیا۔ اس وقت سردار صاحب نے تار کھولے تو ان کا مضمون یہ تھا۔ کہ ضمانت کے دو مقدمے سرکار بنام جناب خان صاحب فرزند علی وغیرہ اور مقدمہ فریق ثانی میں کارروائی روک دی جائے۔ سردار صاحب نے یہ پڑھ کر آخر مسل میں یہ ریکارڈ کیا۔ کہ چار بجے انہیں ان تاروں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ لہذا کارروائی بند کی جاتی ہے۔ رپورٹر

ولادت

(۱) میرے لڑکے مرزا محمد سعید کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عنائت فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محمد رشید نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار مرزا قدرت اللہ قادیان۔

(۲) میرے گھر خدا کے فضل سے لڑکا تولد ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار یار محمد خانیوال حال بیرو شرقی

دعائے مغفرت

نبی بخش صاحب آف ۱۱.۷/۶ ضلع منٹگمری چند روز بیمار رہ کر وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اس نوجوان کی ناگہانی موت نے ان کے لواحقین کی تکالیف میں جو انہیں کچھ مدت سے ... پریشان کر رکھی ہیں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ احباب مرحوم کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔
خاکسار نذیر احمد عابد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۵۶ھ

446

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومتِ پنجاب میں رائے عامہ کی شاندار فتح

لاہور کے سرکاری مذبح کے متعلق اسمبلی کے ۹ ستمبر کے اجلاس میں جب یہ سوال کیا گیا۔ کہ:-

"کیا حکومت کو علم ہے۔ کہ اس جگہ جب کثیر تعداد میں چارپائے ذبح کئے جائیں گے۔ تو ہندوؤں اور سکھوں کے جذبات بُری طرح مجروح ہونگے"!

تو حکومت کی طرف سے یہ جواب دیا گیا۔ کہ:-

"اس حقیقت کے پیش نظر کہ پیشتر کی نسبت کم جانور ذبح کئے جائیں گے اور حالات بہتر ہوں گے۔ حکومت کے پاس اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ حکومت کے اس نظریہ کی تصدیق اس امر سے بھی ہو چکی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں جو مقامی آراء طلب کی گئی تھیں۔ ان سے بالاتفاق یہ پایا جاتا تھا۔ کہ ان حالات میں مذہبی احساسات ہرگز مجروح نہیں ہونگے"!

لیکن اس کے چند ہی روز بعد یعنی ۱۶ ستمبر کو وائسرائے ہند نے مذبح کی تعمیر کی سکیم کو ترک کرنے کا اعلان کرتے ہوئے ایک ہی وجہ بیان فرمائی ہے اور وہ مذہبی جذبات کو ٹھیس لگنا ہی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"بعض وجوہ سے خواہ وہ کچھ ہی ہوں۔ یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اس سکیم کو جاری رکھنے سے مذہبی جذبات مجروح ہونگے۔ اندریں حالات میری گورنمنٹ چونکہ اس سکیم کو جاری رکھنا مناسب نہیں سمجھتی۔ اس لئے اسے ترک کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے"!

حکومت کی رائے میں اتنا بڑا انقلاب اتنے قلیل عرصہ میں کیوں ہوا اور وہ بات جسے باور کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی وجہ نہیں تھی۔ اسے چند ہی روز کے بعد اس نے کیونکر نہ صرف پوری طرح سمجھ لیا۔ بلکہ اس کا اعلان بھی کر دیا۔ اس کا پتہ اس جدوجہد پر نظر ڈالنے سے لگ سکتا ہے جو ہندوؤں نے اس مذبح کو بند کرنے کے خلاف شروع کر رکھی تھی۔ اور جس میں روز بروز سرگرمی اور شدت پیدا ہوتی جا رہی تھی۔ یہ ہندو اور سکھ برادران وطن کی ایک شاندار اور نہایت کھُلی کامیابی ہے۔ جس پر ہم انہیں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک ایسے اہم امر کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو اس سے بھی بڑھ کر شاندار۔ اور وطن کے لئے بہت زیادہ مفید کامیابیاں میسر آسکتی ہیں:-

اس میں شک نہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں نے سرکاری مذبح کی تعمیر کو روکنے کے لئے ایک باقاعدہ اور متحدہ جدوجہد شروع کی اور باوجود اس کے کہ ان میں ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ جنہوں نے حکومت کو یقین دلایا تھا۔ کہ اس سکیم سے ان کے ہم مذہبوں کے مذہبی جذبات مجروح نہیں ہونگے۔ کسی نے اپنی اس رائے کی تائید میں اور عام ہندوؤں کے خلاف آواز اٹھانے کی جُرأت نہ کی۔ اور اس طرح حکومت کی سکیم کو ناکام بنانے کے لئے ایک مضبوط محاذ قائم ہو گیا۔ لیکن اس سے بڑھ کر موقعہ شناسی اور ہوشمندی کا ثبوت برادران وطن نے یہ دیا۔ کہ اس تحریک میں مسلمانوں کو شریک کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور اس میں انہیں ایک حد تک کامیابی بھی حاصل ہو گئی۔ چنانچہ ہندو اخبارات بڑے فخر کے ساتھ اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ "ملاپ" (۱۹ ستمبر) لکھتا ہے:-

"مسلم عوام اس تحریک کے ساتھ رہے۔ خاص طور پر مسلم زراعت پیشہ لوگ دل و جان سے اس سکیم کی مخالفت کرتے رہے۔ اور ہندوؤں کی فرقہ وارانہ تحریک میں ان کا ساتھ دیتے رہے"!

اخبار "پارس" (۲۵ ستمبر) لکھتا ہے:- "پنجاب کے مسلمانوں نے من حیث القوم بوچڑ خانہ کے معاملہ میں ہندوؤں کا ساتھ دیا ہے"!

اس ہندو مسلم اور سکھ اتحاد کا فوری نتیجہ تو یہ نکلا۔ کہ حکومت کو اعلان کرنا پڑا۔ کہ اس بوچڑ خانہ میں جانوروں کو بجلی کے ذریعہ تیز دھار آلات سے ایک ہی ضرب میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ جسے ہندوستان میں جھٹکہ کہتے ہیں۔ بلکہ مسلمان قصاب جانوروں کو حلال کیا کرینگے لیکن یہ اعلان چونکہ بعد از وقت تھا اس لئے متوقع اثر نہ پیدا کر سکا۔ کیونکہ اس تحریک میں ہندوؤں اور سکھوں کے دوش بدوش مسلمان اتنے آگے بڑھ چکے تھے۔ کہ ان کے لئے پیچھے مڑنا محال تھا۔ اور جب حکومت کو یہ محسوس ہو گیا۔ کہ تمام اقوام کی متحدہ تحریک برابر آگے بڑھ رہی۔ اور مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ تو اسے یہ باور کرنے کی وجہ مل گئی۔ کہ اگر بوچڑ خانہ کی تعمیر کی سکیم جاری رکھی گئی۔ تو "مذہبی جذبات کو ٹھیس" لگے گی:-

ان حالات سے صاف ظاہر ہے کہ بوچڑ خانہ کی تعمیر کی سکیم اس لئے ترک کی گئی۔ کہ اس کے خلاف ایک ایسا متحدہ محاذ قائم ہو گیا تھا جو آج تک کسی موقعہ پر قائم نہ ہوا تھا۔ اور اس طرح رائے عامہ کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ کیا یہ اس بات کا خوش کُن ثبوت نہیں ہے کہ تمام قومیں متحد ہو کر جس امر کے لئے جدوجہد کریں۔ اس میں کامیابی یقینی ہے اور کیا یہ مثال برادران وطن کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کہ انہیں مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ اور رواداری کا سلوک کرنا چاہیئے۔ ہندو معاصر "پارس" نے اس سلسلہ میں ہندوؤں کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ وہ "مسلمانوں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کرنے کا عہد کریں"!

اس موقعہ پر ہم ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند کے تدبر اور موقعہ شناسی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے ایک ایسے معاملہ کو جو روز بروز پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا۔ اور جس کے سخت ناگوار رنگ اختیار کرنے کا خطرہ لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا۔ ختم کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ حکومت اپنے رویہ کو حالات کے مطابق بنانا۔ اور عام پبلک کے مطالبہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا جائز اور مناسب وقار کے خلاف نہیں سمجھتی۔ اور یہ نہایت مبارک فال ہے اس بات کی۔ کہ حکومت کے سامنے جو مطالبہ متحدہ طور پر پیش کیا جائے گا۔ اسے وہ نظر انداز نہیں کریگی کاش یہ جذبہ ہر صوبہ کی حکومت میں پیدا ہو۔ اور پھر ہر سرکاری محکمہ اس کا رنگ ہو۔ تاکہ پبلک اور حکومت کے تعلقات مخلصانہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اخلاص نامہ

موجودہ خلافت کی غیر معمولی برکات

سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ حضور والا کا ہر ایک خطبہ نہایت غور سے مطالعہ کرتا ہوں۔ پچھلے سے پچھلے خطبہ کی بابت عرض ہے۔ کہ حضور والا کی اطاعت کو اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے دینی و دنیوی کامیابی کا راز سمجھتا ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھتے ہوئے میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیک اور منظم جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پچھلے خطبہ کو میں نے کل پڑھا۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی لطیف اور نئی تفسیر پڑھ کر علم میں بہت اضافہ ہوا۔ روحانی اثر یہ ہوا کہ مجھے اپنے معاملات میں جو یہ افسوس رہتا تھا۔ کہ فلاں شخص کو فلاں چیز حاصل ہے۔ مجھے نہیں ملی۔ وہ افسوس بالکل جاتا رہا۔ اب مجھے اپنی جگہ اطمینان ہے۔ کہ جو چیز خدا تعالےٰ کے نزدیک میرے لئے مفید ہوگی۔ وہ مجھے ضرور دے گا۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے چند ماہ بعد قادیان ہائی سکول میں داخل ہوا مصری اور ملتانی کو شروع سے دیکھتا رہا ہوں۔ یہ لوگ نہایت کمزور حالت میں قادیان آئے۔ اور جماعت احمدیہ نے ان لوگوں کو تعلیم دلائی۔ ان کو ملازمتیں دیں۔ ان کی اولادوں کو سنوارا یہ بے روزگار تھے۔ ان کو روزگار دیا اور اب جبکہ ان لوگوں کی حالتیں اچھی ہوگئیں۔ تو یہ لوگ حضور کے مقابلہ میں کھڑے ہوگئے۔ صدرالدین وغیرہ کی حرکات بھی شروع سے دیکھتا رہا ہوں۔ مجھے ذاتی طور سے علم ہے کہ یہ لوگ شروع سے ہی حضور سے حسد رکھتے تھے۔ اور ہر ایک بات میں مخالفت کا پہلو نکالا کرتے تھے۔ مولوی عبد الحی صاحب مرحوم مجھے سب باتیں سنایا کرتے تھے۔

اے خدا کے برگزیدہ خلیفہ اور مقدس امام میں نے ۱۹۱۵ء کے واقعات یعنی حضور کے خلیفہ بننے کے واقعات کو بھی اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ میں اس تاریخی مجلس میں موجود تھا۔ اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ لاہوریوں نے کہا تھا کہ قادیان سکول میں عیسائی پڑھیں گے۔ مگر جو کچھ وہاں کہا گیا تھا۔ آنکھوں نے اس کے خلاف دیکھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد پہلے جلسہ میں جتنے احمدی تھے۔ اب جلسہ سالانہ میں اس سے کئی گنے زیادہ ہوتے ہیں۔ پہلے صرف انگلینڈ میں مشن تھا۔ اب کل دنیا میں ہیں۔

عینی شہادت سے زیادہ کوئی شہادت نہیں۔ حضور کی ذات بابرکات کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ اول تو کئی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور کی تائید میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ چونکہ ایک enlightened جماعت ہے۔ اس لئے جماعت کو جس قسم کے خلیفہ کی ضرورت ہے وہ اسے حاصل ہے۔ اگر ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنا دیا جاتا۔ کہ جو صرف دینی علوم سے ہی واقفیت رکھتا۔ تو ایسا شخص جماعت کی خلافت کے لائق نہ تھا۔ اور اس کے برعکس اگر ایسے شخص کو بنایا جاتا جو دنیاوی علوم کی مہارت رکھتا۔ تو وہ بھی غیر موزوں تھا۔ میں نے دینی و دنیاوی علوم کا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضور میں دینی و دنیاوی ضروریات کے لئے وہ سب خوبیاں موجود ہیں۔ جو قوموں کی راہنمائی سے تعلق رکھتی ہیں۔ دینی امور کی بابت تو مختصر طور سے یہ عرض ہے۔ کہ میں ۲۲ برس سے حضور کے خطبات کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ ایک خطبہ جدت مضمون کے لحاظ سے دوسرے سے الگ اور نرالا ہوتا ہے۔ جلسہ میں وہ تقریر ہوتی ہے۔ کہ اگر ایک لاکھ علماء کو معہ اپنی تصانیف کے ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ اور حضور کی تقریر گوہر بار کو دوسری طرف تو حضور کا پلڑا بھاری ہوگا۔ دنیاوی راہ نمائی کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ حضور کے سیاسی مضامین میں نے پڑھے ہیں۔ ان میں ایسی رائے زنی ہوتی ہے۔ کہ جس سے بڑے بڑے مدبر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ حضور جیسے لیڈر اور امام اور رہبر کامل کے مقابلہ میں مصری کیا چیز ہے۔ میں تو اسے تین پیسے کا مولوی بھی نہیں سمجھتا۔ یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی۔ کہ اس کو بڑھاتے بڑھاتے ہیڈ ماسٹری تک پہونچا دیا۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی فرمایا ہے ؎

قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے
بس وہی مضمون یہاں بھی ہے ؎

میں ایک خوش اعتقاد جھوٹی تعریف کرنے والا نہیں ہوں۔ میرا ایمان بصارت وبصیرت اور واقعات پر مبنی ہے۔ حضور ہمارے لئے چوبیس گھنٹہ میں سے کم از کم ۱۸ گھنٹہ ہر روز کام کرتے ہیں۔ دن رات ہماری بہتری کی تجاویز سوچتے ہیں۔ ہم سوتے ہیں اور حضور ہمارے لئے جاگتے ہیں۔ مختصر یہ ہے۔ کہ جس انسان کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات موجود ہوں۔ جس انسان کی تائید پچھلے ۲۲ سالہ واقعات کر رہے ہوں۔ جو اپنی قابلیت میں بے مثل ہو۔ جو ہمارے لئے دن رات کام کرے جو ہمارے فکر میں اپنی صحت برباد کردے اس سے بہتر خلیفہ اور لیڈر کون ہوسکتا ہے۔ مصری کو وہی ٹھوکر لگی جو لاہوریوں کو لگی تھی۔ ایک معمولی چیز بھی اللہ تعالےٰ کے حکم کے بغیر نہیں ملتی۔ نبی کی خلافت تو بہت بڑی چیز ہے۔ کسی کی کیا ہستی ہے۔ کہ حضور کو خلافت سے الگ کرسکے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار ضیاء الدین احمد پلیڈر ازدہلی

مالی تحریک جدید کا پہلا دور ختم ہو رہا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مالی تحریک جدید کا پہلا سہ سالہ دور ختم ہونے میں صرف دو سوا دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے کیونکہ آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۷ء ہے۔ چونکہ ابھی کچھ عرصہ باقی ہے۔ اسلئے وعدہ کرنیوالے مخلصین کو چاہیئے کہ جن کے ذمہ سال اول۔ سال دوم اور تیسرے سال کی رقم واجب الادا ہو۔ وہ ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ جو احباب دیانت داری سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے حالات ایسے ہوگئے ہیں۔ کہ اب باوجود خواہش اور کوشش کے وہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو حضور اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے معافی حاصل کرلیں۔

مومنانہ شان تو یہی ہے کہ اس کا وعدہ اٹل ہو۔ باوجود تغیر حالات کے بھی وہ اپنے عہد کو پورا کرے۔ پس چونکہ پہلے دور کے ختم ہونے میں ابھی کچھ عرصہ باقی ہے۔ اس لئے ہر وعدہ کرنے والے کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید احمدیت کی صداقت کا روشن ترین ثبوت ہے

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب از لنڈن

447

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

سنت الہٰیہ

جب سے دُنیا چلی آئی ہے یہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے۔ کہ وُہ گمراہی اور ضلالت کے وقت اپنے بعض برگزیدہ نفوس کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ یہ سنتِ الہٰیہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہوئی۔ اور رہتی دُنیا تک جاری رہے گی۔ مگر دُنیا میں جب بھی ایسے مصلح یا انبیاء آئے۔ اس وقت شیطان نے بھی ان کی مخالفت میں اپنا پورا زور صرف کیا۔ اور چاہا۔ کہ وُہ کامیاب نہ ہوں۔ لیکن کامیابی آخر اُن کو ہی حاصل ہوئی۔ جو خدا کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے کھڑے ہُوئے تھے۔ بے شک شیطانی حملوں کو دیکھ کر جن لوگوں کے ایمان کمزور تھے۔ وُہ ڈر گئے۔ مگر پکے مومنوں ۔ ۔ ل یا کبھی یہ خیال بھی نہ آیا۔ کہ وُہ ناکام ہوں گے۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تاریکی کا غلبہ

جُوں جُوں زمانہ گزرتا گیا۔ شیطان کے حملے زیادہ جوش اور طاقت کے ساتھ ہونے لگے حتّےٰ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ اس وقت شیطان اپنی پوری طاقت کے ساتھ۔ زمین پر مسلط تھا۔ دُنیا کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک اندھیرا چھایا ہوُا تھا۔ اور یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ بس اب شیطان کا غلبہ کبھی نہ ہٹے گا۔ مگر خدا نے ایک مقدس انسان کو مبعوث فرمایا۔ جس نے چند سالوں کے اندر ہی دشمن کے لشکر کو تتر بتر کر دیا۔ اور ایک بار پھر دُنیا میں خدا کا نور چمک اُٹھا۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے ایک مکمل قانون بھی اُتارا جس سے شیطان کا دُنیا پر دوبارہ مسلط ہونا قریباً ناممکن ہوگیا۔ مگر اس کے باوجود یہ ضرور تھا۔ کہ شیطان پھر کوشش کرے۔ اور اپنے پراگندہ لشکر کو جمع کر کے خدائی فوجوں سے آخری لڑائی لڑے۔ اس کے لئے اس نے تیرہ سو برس تیاری کی۔ حتّےٰ کہ تیرھویں صدی کے آخر میں یہ معلوم ہونے لگا۔ کہ وُہ نور جو تیرہ سو برس پہلے اُترا تھا۔ پھر غائب ہو گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ لوگوں کے پاس قرآن کریم موجود تھا۔ حدیثیں موجود تھیں۔ مگر ان کے دلوں میں سے ایمان بالکل نکل گیا۔ وُہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے۔ مگر ان میں روحانیت بالکل نہ تھی۔ دوسری اقوام کا جو حال تھا۔ وُہ تو سب کو معلوم ہی ہے۔ ان کی روحانیت تو ہزاروں سال پہلے سے ہی مر چکی تھی۔ جب دُنیا کی یہ حالت ہوگئی۔ تو خدا تعالےٰ کی رحمت نے ایک بار پھر جوش مارا۔ اور چاہا۔ کہ لوگ پھر اس کی طرف آئیں۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تا ان کے ذریعہ پھر دُنیا میں اس کا نور چمکے۔ پھر شیطان کو شکست ہو۔ اور پھر رحمانی فوجیں شیطانی لشکروں کا قلع قمع کر دیں*

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد شیطانی حملے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شیطان نے ہر طرف سے حملہ کر دیا۔ اور تو اور۔ اس وقت اپنوں نے بھی اللہ تعالےٰ کے اس نور کو نہ پہچانا۔ ہندوؤں، عیسائیوں اور یہود کا تو کیا کہنا۔ مسلمان بھی آپ کے دُشمن ہو گئے۔ اور انہوں نے چاہا۔ کہ اس شخص کو جس طرح بھی ہو۔ مٹا ڈالیں۔ مگر خدا کے کاموں کو کون روک سکتا تھا۔ جس سے آپ کا مقابلہ ہوُا۔ اس نے شکست کھائی۔ اور جو بھی آپ کے مقابلہ میں اٹھا۔ وُہ پسپا ہوُا۔ وُہ ایک کونے کا پتھر ثابت ہوُا۔ جو اس پر گرا۔ وُہ چکنا چور ہوُا۔ اور جس پر وُہ گرا۔ اس کو بھی اس نے پیس ڈالا۔ آخر جب آپ کی وفات ہوئی۔ تو شیطان کو پھر کچھ حوصلہ ہوُا۔ اور جماعت کو کمزور سمجھ کر اس نے ایک بار پھر حملہ کر دیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کا خلیفہ کھڑا کر دیا۔ جس کے واسطہ سے جماعت کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھا۔ اور وُہ ترقی کرتی چلی گئی۔ مگر جو لوگ اندھے تھے۔ ان کو خدا کا ہاتھ نظر نہ آیا۔ اور وُہ یہ سمجھتے رہے۔ کہ جماعت سیدنا حضرت نورالدین اعظم رضؓ کی قابلیت سے ترقی کر رہی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد تباہ ہو جائے گی۔ اسی لئے جب ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ تو شیطان نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ کیونکہ پھر اس نے سمجھا۔ کہ شائد اب بھی جیت جائے۔ اس وقت نہ صرف چاروں طرف بلکہ جماعت میں سے بھی بعض لوگ اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ جنہوں نے چاہا۔ کہ العیاذ باللہ سلسلہ مٹ جائے۔ ان لوگوں کو اپنی طاقت اور رسُوخ پر اس قدر ناز تھا۔ کہ جاتے ہوُئے وُہ کہہ گئے۔ کہ بس اب قادیان میں اُلّو بولا کریں گے۔ مگر یہ کس طرح ہوسکتا تھا۔ کہ وُہ مقام جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے نبی کے لئے چنا۔ اس کی یہ حالت ہو۔ صرف یہی بات اگر کوئی غور کرے۔ تو ظاہر کرتی ہے۔ کہ ان لوگوں میں روحانیت ذرہ بھر بھی نہ تھی*

خلافت ثانیہ کا قیام

آخر وُہ لوگ مرکز کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اور اسی خوشی میں گئے۔ کہ بس یہ جماعت اب چند روز کی مہمان ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنی مشیت کو پورا کیا۔ اور اس انسان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ بنایا۔ جس کی نسبت وُہ برسوں قبل بتا چکا تھا۔ کہ وُہ اپنے ارادوں میں اولوالعزم ہوگا۔ حُسن اور احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہوگا۔ اور فضل عمر ہوگا۔ چنانچہ جماعت آپ کی راہ نمائی میں ترقی کرتی گئی۔ آپ کی خلافت کے دوران میں کئی فتنے اُٹھے۔ لیکن ہر ایک فتنہ کا جماعت نے اچھی طرح مقابلہ کیا تب وُہی لوگ جو یہ کہہ کر گئے تھے۔ کہ قادیان میں اُلّو بولیں گے کہہ اُٹھے۔ کہ جماعت کی ترقی آپ کی وجہ سے ہے۔ یہ لوگ جو غیر مبائع کہلاتے ہیں۔ اپنے ارادوں میں چونکہ بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب انہوں نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا ہے کہ جو شخص سلسلہ کو نقصان پہونچانا چاہے اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں جب بھی کوئی نیا فتنہ اٹھتا ہے۔ وُہ خوش ہوتے ہیں۔ اور اس میں حصہ لینا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں۔ کہ ہر ایک فتنہ پر جب جماعت احمدیہ غالب آتی ہے۔ تو وہ جماعت کی صداقت اور ان کے جھوٹے ہونے کی ایک نئی دلیل ہوتی ہے۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی روحانیت ہوتی۔ تو وُہ سمجھ جاتے کہ کون اس کمزور جماعت کو ہر مصیبت سے بچاتا اور ہر میدان میں کامیاب کرتا ہے؟ اگر ہم جھوٹے ہوتے۔ تو خدا ہمیں خود نابود کر دیتا۔ مگر اس کا ہر لحظہ ہمیں ترقی دینا اور ہماری نصرت کرنا اس بات کی قطعی اور یقینی دلیل ہے کہ ہمارا قدم صراط مستقیم پر قائم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت

خلافت ثانیہ پر قریباً تئیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اور جو جو مشکلات کے زلازل جماعت پر اس عرصہ میں آئے۔ پہلے کبھی نہیں آئے۔ مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ سلسلہ ہر ایک فتنہ پر غالب آتا رہا۔ ہر دشمن نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ مگر جو اس کا انجام ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ حاسد اور معاند لوگ ہمارے موجودہ خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں۔ مگر وہ غور تو کریں۔ کہ اگر یہ خلیفہ کوئی معمولی شخص ہوتا تو خدا اتنا بڑا کام اس کے سپرد کیوں کرتا۔ پچھلے سالوں جماعت احمدیہ کے خلاف تمام ہندوستان میں ایک آگ لگی رہی۔ دشمن چاہتے تھے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو مٹا ڈالیں۔ کیونکہ ان کو نظر آ رہا تھا۔ کہ یہ سلسلہ روز بروز طاقت ور ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اب کوشش نہ کی۔ تو پھر اس کو مٹانا ناممکن ہو جائے گا۔ یہ شیطان کا آخری اور جان توڑ حملہ تھا۔ اس نے پوری کوشش کی۔ کہ جماعت کی مضبوط فصیل کو توڑ دے۔ مگر ناکام ہوا اور بری طرح ناکام ہوا۔ پھر جب یہ حربہ نہ چلا۔ تو اس نے جماعت کے اندر فتنہ برپا کیا۔ اور ایسے لوگوں کو جن کی فطرت گندی تھی۔ اپنا آلہ کار بنایا۔ وہ لوگ بڑے جوش و خروش سے اٹھے۔ اور انہوں نے دنیا سے کہا۔ کہ وہ موجودہ خلیفہ کو منصب خلافت سے الگ کر دیں گے۔ اور انہوں نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ وہ رسوخ رکھتے ہیں۔ اور جماعت ان کی بات سنے گی۔ مگر ان کو بھی جماعت نے مونہہ نہ لگایا اور پرے دھتکار دیا۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے کہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ جب انہیں اپنے مقصد میں اس طرح ناکامی ہوئی۔ اور جماعت نے ان کی بات کی طرف توجہ نہ کی۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے جا ملے۔ اور وہی لوگ جو خدا کے مسیح کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ ان کے ہمنشیں بن گئے۔ یہ ہے ان لوگوں کا ایمان جو جماعت سے علیحدہ ہوئے یہ لوگ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ان کا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اب بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا پہلے تھا۔ مگر ان کا یہ دعوےٰ ہی دعویٰ ہے۔ اس میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں۔ اور اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ تو پھر کہنا پڑے گا۔ کہ ان کے دل میں پہلے بھی کوئی ایمان نہ تھا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے ایسے گندے لوگوں کو جماعت سے علیحدہ کر دیا۔ اب جب ان سے کچھ نہیں بنا۔ تو گندے اشتہاروں پر اتر آئے ہیں۔ مگر یہ ان کا اپنی فطرت کو ہی ظاہر کرنا ہے۔ پہلے بھی بعض لوگوں نے اس قسم کا گند اچھالنے کی کوشش کی۔ مگر جو ان کا انجام ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ان لوگوں کا بھی وہی انجام ہوگا۔ جو سلسلہ کے پہلے دشمنوں کا ہوا۔ خدا کے کام بندوں سے کبھی نہیں رکتے۔ اور جو شخص خدا کے بندوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ خدا پر حملہ آور ہوتا ہے غرض ان لوگوں کی مثال بہت عبرتناک ہے۔ انہوں نے خدا کی رحمت کو پایا مگر آخر نفسانیت کے غلبہ سے سب کچھ کھو دیا۔ وہ ایک شفاف چشمہ کے کنارے بیٹھے تھے۔ مگر افسوس انہوں نے ایک گندی نالی کو اس پر ترجیح دی۔ اس کا پتہ اس طرح بھی لگ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ کن سے منقطع ہوئے اور کن کے ساتھ وابستگی اختیار کی۔ جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونے کے بعد احرار ان کے ملجا و ماوا بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ اب بھی جگہ بجگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف

جناب مولوی محمد علی صاحب جواب دیں

مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر "زمیندار" نے اپنے اخبار کے "قادیان نمبر" میں جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے متعلق لکھا تھا۔

"محمد علی ازبسکہ ذرا زیادہ کائیاں واقع ہوئے ہیں۔ اور فن تاویل میں بعض دفعہ مسیلمہ کذاب کے بھی کان کاٹ لیا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی روپیلی اور سنہری مصلحتوں نے اپنی خیر اسی میں دیکھی۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے سے انکار کر دیں۔"

کافی عرصہ گزرنے کے باوجود نہ مولوی محمد علی صاحب کو اور نہ کسی اور غیر مبایع کو اس حقیقت سے انکار کی جرأت ہوئی۔ ہم اس بات کے حق میں نہیں کہ کسی کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے جائیں۔ مگر واقعات کی تصدیق کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور یہ ایک ناقابلِ تردید صداقت ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننے کے بعد حضور کی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اگر مولوی صاحب ہمارے اس بیان کو غلط سمجھتے ہیں۔ تو خدارا صرف اس مختصر سوال کا جواب عنایت فرمائیں۔ کہ کیا انہوں نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں حلفیہ بیان میں یہ نہیں فرمایا تھا کہ "مکذب مدعیٔ نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعیٔ نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوےٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

یہ آپ کے ہی الفاظ ہیں اور یقیناً ہیں۔ آپ کو ان کے انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ عدالت کی مصدقہ نقل ہمارے پاس موجود ہے۔ جب یہ الفاظ آپ کے ہیں۔ اور سچے الفاظ ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ۱۹۰۴ء میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعیٔ نبوت مانتے تھے۔ اور حضور علیہ السلام کے سب مرید (اور آپ خود بھی اگر آپ موجودہ آزاد ذہنیت کے باعث مرید بننے کو ہتک نہ سمجھتے ہوں گے) حضور کو اس دعوےٰ نبوت میں سچا اور حضور کے دشمن حضور کو اس دعوےٰ نبوت میں جھوٹا سمجھتے تھے۔

جناب مولوی صاحب! خدارا اس سوال کا جواب دیں۔ جو بارہا پوچھا جا چکا ہے اور فرمائیں کہ ایسی واضح صورتِ حالات کی موجودگی میں مولوی ظفر علی صاحب کے استدلال کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔؟ خاکسار ابو العطاء جالندھری

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا ایک یہ تجویز تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح۔ شادی۔ ولیمہ کے موقعہ پر۔ کوئی امتحان پاس کرنے پر بچوں کی ولادت پر یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدیداران جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی و شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرمایا کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

448

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرونِ ہند

جاوا میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ گارت کا کامیاب تبلیغی جلسہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہاں احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں کہ سرزمین جاوا کی تمام نیک روحیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔ مخالف لوگ شیطان کا آلہ کار بنے ہوئے اپنی تمام کوششوں سے اس نور صداقت کے مٹانے میں مصروف ہیں۔ مگر ان کے منہ کی پھونکوں سے یہ نور بجھنے کا نہیں۔

بیعت

ایام زیر رپورٹ میں دو اصحاب داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ علاوہ ازیں تین معزز اصحاب بالکل سلسلہ کے قریب آ چکے ہیں۔ اور انہوں نے سلسلہ کی ہر طرح سے خدمت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

وقفِ اولاد

ہماری جماعت کے ایک مخلص نوجوان مسٹر عبد الرحمٰن صاحب جو کہ تحریک جدید کے سکرٹری ہیں۔ ان سے میں نے کئی بار وقف اولاد کے متعلق گفتگو کی تھی آخر انہوں نے بصد خوشی اپنے سب سے بڑے لڑکے کو جس کی عمر ۹ سال ہے۔ خدمت اسلام کے لئے وقف کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عریضہ تحریر کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

گارت میں تبلیغی جلسہ

جیسا کہ میں پہلے بھی تحریر کر چکا ہوں گارت میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جگہ۔ دن۔ وقت اور مضامین مقرر کر کے اشتہارات تقسیم کئے گئے اور انفرادی طور پر بھی معززین شہر گارت کو مدعو کیا گیا۔ جلسہ کے لئے جو ہال مقرر کیا جا چکا تھا۔ اس کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ جلسہ کے وقت سے ۱۸ گھنٹے پیشتر تشریف لائے۔ اور انہوں نے کہا ہمارا ہال جلسہ کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کے مخالفین نے گرد و نواح سے بہت سے لوگوں کو فساد ڈالنے کے لئے بلایا ہوا ہے۔ اس وجہ سے ہم نے پولیس سے اپنے ہی کلب ہوس میں جلسہ کے منعقد ہونے کے لئے اجازت حاصل کی۔

پروگرام جلسہ میں تین مضامین رکھے گئے تھے۔ (۱) حقیقت الدین (۲) حقیقت الاسلام (۳) حقیقت الملائکہ پہلے مسئلہ کو میں نے ہی بیان کرنا تھا۔ دوسرے مسئلہ کو مکرمی مسٹر محی الدین صاحب پریذیڈنٹ اعلےٰ نے اور تیسرے مسئلہ کو مبلغ سلسلہ مکرمی مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل نے۔ پریذیڈنٹ جلسہ نے افتتاحی تقریر کے بعد مجھے لیکچر دینے کو کہا۔ ابھی پریذیڈنٹ جلسہ اپنے الفاظ ختم نہ کرنے پائے تھے۔ کہ مخالفین نے کھڑے ہو کر شور مچانا شروع کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں طرح طرح کے گندے الفاظ استعمال کرنے لگ گئے۔ اس پر ہم نے پولیس کو جو کہ وہاں موجود تھی۔ توجہ دلائی پولیس نے بھی کئی بار خاموشی اختیار کرنے کو کہا۔ مگر انہوں نے پولیس کی ایک نہ سنی مخالفین کے شور سے مرعوب ہو کر پولیس افسر نے بھی ایک دفعہ ہمیں کہہ دیا۔ کہ اب شور زیادہ ہو رہا ہے۔ آپ جلسہ نہ کریں۔ اس پر ہم نے پولیس کو توجہ دلائی۔ کہ کلب ہاؤس ہمارا ہے۔ اور یہ کہ ہم شور نہیں مچا رہے۔ بلکہ کچھ غیر لوگ شور مچا رہے ہیں آپ ان کو منع کریں۔ چنانچہ پولیس نے ذرہ سختی سے ان کو خاموشی اختیار کرنے کو کہا۔ اس پر وہ لوگ ڈھیلے سے پڑ گئے۔ اور دس منٹ کے بعد یہ کہتے ہوئے کہ تمام امت مسلمہ جہنمی ہو گئی ہے کہتے ہوئے؟

مسلمہ جلی آئے۔ ہال سے نکل گئے۔ ان کے ساتھ صرف ۱۸ آدمی بھرے ہوئے ہال سے نکلے۔ باقی تمام معززین اور تعلیم یافتہ طبقہ بیٹھا رہا۔ اور نہایت محبت اور خاموشی سے اُس نے لیکچروں کو اخیر تک سنا پہلا لیکچر میرا تھا۔ میں نے ۱½ گھنٹہ سے کچھ زیادہ حقیقت الدین پر لیکچر دیا۔ میرے بعد مسٹر محمد محی الدین صاحب نے حقیقت اسلام پر لیکچر دیا۔ جو ۱½ گھنٹہ جاری رہا۔ چونکہ رات زیادہ گذر چکی تھی۔ اس لئے تیسرا مضمون اس جلسہ میں بیان نہ کیا جا سکا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حاضرین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ حتیٰ کہ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد ایک صاحب جو کہ پنشن یافتہ تحصیلدار ہیں۔ اور دینی لیاقت اور خاندانی عزت کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے اور مسٹر محمد محی الدین صاحب سے باری باری ہاتھ ملا کر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا

"میں ان لیکچروں کو نہایت ہی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور یہی صداقت ہے۔ جس کا مجھے دیر سے انتظار تھا۔ اور مجھ پر بہت ہی گہرا اثر ہوا ہے"

پھر یہی صاحب جب واپس جانے لگے۔ تو حاضرین کے سامنے کھڑے ہو کر باآواز بلند انہوں نے کہا "یہی حقیقی اور سچا مذہب ہے" اور یہ شور مچانے والے بالکل جاہل اور مذہب سے ناآشنا ہیں"

ان لیکچروں کے متعلق یہاں کے ایک مشہور اخبار "سیپاتا ہونن" نے بھی ۱۹ اگست ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں نہایت ہی تعریفی کلمات تحریر کئے ہیں

انڈی ہانگ میں لیکچر

انہی ایام میں ایک اور جگہ بھی بڑے پیمانہ پر تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا اس اس جگہ کا نام انڈی ہانگ ہے اس جلسہ میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہت سے معززین اور تعلیم یافتہ لوگ موجود تھے۔ بعد میں چند احباب کی طرف سے بعض سوالات کئے گئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

گانڈوسولی میں پہلی تبلیغی میٹنگ

ایام زیر رپورٹ میں مجھے ایک قصبہ گانڈوسولی میں تبلیغ کرنے کا خدا تعالےٰ نے موقعہ عطا فرمایا۔ دن بھر وہاں کے لوگوں سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ رات کو جس مکان پر میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہاں بہت سے دوست تشریف لے آئے اور رات ایک بجے تک گفتگو جاری رہی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ دو اصحاب بالکل سلسلہ کے قریب آ چکے ہیں ایک صاحب نے جب میں تقریر کر رہا تھا۔ تو بہت ہی جوش میں کہا۔

"خواہ کوئی میری گردن بھی کاٹ دے تو بھی میں یہ کہنے سے نہیں باز رہوں گا کہ یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور بالکل سچا سلسلہ ہے"

انہی ایام میں کلب ہوس بتادیا میں عام ہفتہ وار تبلیغی جلسہ میں میں نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر لیکچر دیا۔ لیکچر ۲ گھنٹہ کے قریب ہوا۔

مسٹر معاذ باکر کی آمد

۳ر اگست کو انگلینڈ کے ایک احمدی بھائی جو "Hope crust" نامی جہاز پر انجنیری کا کام کرتے ہیں۔ ان کا پیغام ملا کہ آج وہ بندرگاہ پر پہنچ جائیں گے۔ اور تمام احمدی بھائیوں سے جو کہ بتادیا میں ہیں ملنے کا از حد شوق رکھتے ہیں یہ صاحب ۱۹۳۶ء میں بھی جب بندرگاہ بتادیا سے گزرے تو کلب ہوس میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بتادیا میں تھے۔ گو اس وقت انہیں صرف چند گھنٹے جماعت احمدیہ بتادیا کے پاس ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ تاہم وہ یہاں کی جماعت کے اخلاص و محبت سے اس قدر خوش ہوئے کہ واپس انگلینڈ پہونچنے تک جتنی بندرگاہوں پر راستہ میں ٹھہرے۔ خطوط تحریر کرتے رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لنڈن پہنچ کر بھی انہوں نے یہاں کی جماعت کے اخلاص و محبت کا ذکر جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سے کیا۔ اس دفعہ بھی ہمارے اس مخلص بھائی کو صرف چند گھنٹے ٹھیرنے کا موقع ملا۔ مگر انہوں نے ایسے الفاظ میں دلی محبت کا اظہار کیا کہ تمام احمدی ان کے خیالات کو سن کر نہایت ہی خوش ہوئے۔ ساتھ ہی انہوں نے جماعت احمدیہ لنڈن کے مختصر حالات سے جماعت بناڈیا کو آگاہ کیا۔ اور اسی رات ۲ بجے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر بمبئی میں پانچ چھ روز کے لئے جہاز ٹھیرا تو میں ضرور قادیان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت کے لئے جاؤں گا۔

جماعت بناڈیا کے ہفتہ وار جلسوں میں لیکچروں کے علاوہ جماعت میں "نظام سلسلہ کی پابندی اور اطاعت خلیفہ کی روح بھی پھونکی جاتی ہے۔ اور اس کے متعلق خطبے پڑھے جاتے ہیں۔

مولوی عبد الواحد صاحب کی تبلیغی مساعی

اس ماہ کے شروع میں ہی مکرمی مولوی عبد الواحد صاحب انڈسی ہانگ وغیرہ کا دورہ کر کے واپس گارمت تشریف لے آئے۔ ان کی تبلیغی کوششوں کی برکت سے خدا تعالےٰ کے فضل سے اب گارت اور گرد و نواح میں بہت بڑی ترقی کی امید ہے۔ ان ایام میں اس علاقہ میں مخالفت بھی سخت ہو رہی ہے مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی احباب نہایت صبر سے سلسلہ کی تعلیم کے ماتحت مخالفوں کی شرارتوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ انہی ایام میں "ساناڈنگ" میں ایک تبلیغی جلسہ کے موقعہ پر جب کہ انجمن "محمدیہ" کے تین چار ممبر موجود تھے۔ مولوی عبد الواحد صاحب نے "اسمہ احمد" اور "خاتم النبیین" کی مدلل تفسیر کی اور رات ۱۲ بجے تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ آخر وہ جواب نہ دے سکنے کی وجہ سے خاموش ہو گئے۔ بالآخر ان کو دعوت دی گئی کہ وہ تمام اپنے علماء کو بلا کر اس مسئلہ کے متعلق فیصلہ کریں۔ مگر انہوں نے اپنی کمزوری کا احساس کرتے ہوئے ہماری دعوت کو قبول نہ کیا۔

جماعت بوگر کی ترقی

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جماعت بوگر دن رات ترقی کر رہی ہے۔ اور بہت سے لوگ سلسلہ کے قریب ہو رہے ہیں۔ ان ایام میں مسٹر محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ اعلےٰ نے وہاں کی جماعت میں حقیقت الاسلام پر لیکچر دیا۔ جسے تمام احباب نے دلچسپی سے سنا۔

ماہ حال میں میں اور مسٹر محمد محی الدین صاحب بناڈیا سے روانہ ہو کر بوگر جاپانچر یجت اور بانڈنگ سے ہوتے ہوئے گارت پہنچے اور وہاں مختلف جگہوں پر لیکچر دئے۔ بالآخر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ یہاں کے تمام احمدی احباب کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ مجھے بیش از پیش خدمت احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار رحمت علی احمدی مجاہد جاوا

ضلع جہلم کی احمدی جماعتوں کا دورہ

میاں جان محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس امیر جماعت احمدیہ۔ آنریری انسپکٹر بیت المال ضلع جہلم کا دورہ کرنے والے ہیں۔ جملہ عہدہ داران جماعتہا مذکورہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ میاں صاحب موصوف کے پہنچنے سے قبل جملہ حسابات تیار رکھینگے۔ اور ان سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ جماعتوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

گوجرخان چنگا بنگیال۔ رہتاس یکالا گوجراں۔ احمدی پور۔ جہلم۔ پنڈ دادنخان کھیوڑہ۔ دوالمیال۔ کلر کہار۔ بھوچال کلاں۔ چکوال۔ مہسولا۔ پنج ند۔ کوٹ فتح خان۔

ناظر بیت المال

سکھوں اور مسلمانوں کے جھگڑے کیوں؟

از جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"

گزشتہ پانچ چھ ماہ میں سکھوں اور مسلمانوں میں جو فسادات ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر ایک خیر خواہ ملک اور قوم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس وقت میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ زیادتی کس فریق کی ہے۔ کیونکہ حد سے گذرنے والا فریق اتنا نمایاں ہے کہ اس کی نسبت کسی مزید وضاحت کی ضرورت ہی نہیں۔ جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر ٹھنڈے دل سے غور کرے گا۔ اس کے لئے یہ ایک معمہ ہوگا۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں میں یہ جھگڑے کیوں ہیں۔ حالانکہ کیا مذہب کے لحاظ سے اور کیا تاریخی نوعیت سے کیا تمدنی نقطہ خیال سے اور کیا سیاسی پہلو سے۔ ان ہر دو اقوام کو ایک دوسرے سے بہت قریب ہونا چاہئیے تھا۔ (۱) توحید کے عقیدہ پر مسلمانوں کو ناز ہے۔ اور اگر یہ سمجھا جائے کہ توحید کے اس بھولے ہوئے سبق کو سب سے پہلے اسلام نے ہی دنیا کے سامنے رکھا تو یہ بالکل درست ہوگا۔ مگر سکھوں کے ہاں بھی توحید یا ایکتا کو بڑی اہمیت ہے۔ چنانچہ شری گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے دوسرا ہے سمر سے جے تے مرجا ایکو سمر وناں نکا جو جل تھل رہیا سما یعنی ایسی ہستی کے پوجنے کا کیا فائدہ جو آج پیدا ہوئی اور کل فنا ہو جاتی ہے۔ اسی ہستی کو پوجنا چاہئیے جو پیدائش اور فنا سے بالا ہو۔ اور جس کا جلوہ بر و بحر میں ہے۔

پھر مسلمانوں کے ہاں طہارت کے لئے وضو ضروری ہے۔ جس سے مراد منہ۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھ اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں کا دھونا نہایت ضروری ہے۔ اس سے ملتی جلتی بات سکھوں کے ہاں بھی ہے۔ جسے وہ اپنی اصطلاح میں "پنج اشنان" کہتے ہیں۔ اس سے مراد منہ۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھ۔ اور دونوں پاؤں کا دھونا راہ راس وغیرہ کے پاٹھ کے قبل ضروری ہے

پھر مسلمانوں میں جس طرح ایک بزرگ ہستی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی اور دوسرے لوگ بھی ہاتھ اٹھا کر آمین کہتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سکھ صاحبان کے ہاں بھی ایک واجب الاحترام شخصیت کھڑی ہو کر خدا کے حضور ہاتھ جوڑ کر باآواز بلند دعا کرتی ہے جسے وہ اپنی اصطلاح میں ارداس جو غالباً عرضداشت کا مخفف ہے کہتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو کر اس کی ہاں میں ہاں ملاتے جاتے ہیں۔ غور کیجئے کہ طریق دعا میں کتنی مناسبت اور مشابہت ہے

پھر جس طرح مسلمانوں کے ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جب وہ گھر سے سفر پر روانہ ہوں تو دعا کر کے نکلیں۔ بعینہٖ یہی صورت سکھوں کے ہاں بھی ہے وہ بھی سفر پر روانگی کے وقت ارداس کا کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ پھر جس طرح مسلمانوں کے ہاں یہ دستور ہے کہ وہ جب ایک سے زیادہ سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر مقرر کریں۔ ٹھیک یہی صورت سکھوں کے ہاں بھی ہے۔ جسے وہ اپنی اصطلاح میں جتھے دار کہتے ہیں۔

جس طرح مسلمانوں کا قومی نعرہ "اللہ اکبر" ہے۔ اسی طرح سکھوں کا نعرہ ست سری اکال ہے۔ اللہ اکبر اور ست سری اکال میں کوئی فرق نہیں ایک ہی ہستی کے دو مختلف نام ہیں۔ اسلام میں ڈاڑھی رکھنے کی تاکید ہے۔ اور سکھ مذہب بھی بزور اس کا حامی ہے۔

سکھوں میں ہتھیار یعنی کرپان کا

رکھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کا بھی یہی ارشاد ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

خذوا اسلحتکم یعنی اپنے ہتھیار اپنے پاس رکھو۔ (پارہ پانچ رکوع ۱۱)

جس طرح مسلمانوں کے ہاں ملی مساوات روح قائم رکھنے کے لئے یہ رواج ہے کہ اکھٹے بیٹھکر کھانا کھایا جائے۔ یہی دستور خاص اوقات میں سکھوں میں بھی ہے۔ جب ان کے ہاں پوہل یعنی امرت پان کرنے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ تو جس قدر امرت چکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان سب کو ایک ہی باٹا (برتن) میں کڑاہ پرشاد کھلایا جاتا ہے۔ اور انہیں اس وقت یہ نصیحت کی جاتی ہے۔ کہ تم آج سے بھائی بھائی ہو۔

جس طرح اصولاً مسلمانوں میں کوئی خاص قوم یا قومی امتیاز نہیں بجنسہٖ یہی صورت اصولاً سکھوں میں بھی رائج ہے۔ جس وقت مختلف اقوام کے لوگ ایک ہی وقت میں امرت پان کرتے ہیں۔ اس وقت انہیں یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ تمہارا سابقہ ونش (قومیت) آج سے جاتی رہی۔ اب تم سوڈونش یعنی شری گوبند سنگھ کی قومیت میں داخل ہو۔ تمہارا پتا شری گورو گوبند سنگھ جی مائی شری متی صاحب دیوران جی۔ باقی رہا یہ سوال کہ عملی رنگ میں مسلمان یا سکھ اسپر کہاں تک کاربند ہیں۔ اس وقت عمل کا سوال نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے۔ اصولی رنگ میں دونوں اقوام ایک دوسرے سے بہت مشابہت رکھتی ہیں۔

جس طرح مسلمانوں کے ہاں ایک سے زیادہ شادیاں جائز ہیں۔ یہی صورت سکھ صاحبان کے ہاں بھی ہے شری گورو ہرگوبند جی مہاراج کی تین اور شری گورو ہررائے جی کی آٹھ اور شری گورو گوبند سنگھ جی کی دو بیویاں تھیں

جس طرح مسلمانوں کے ہاں نکاح بیوگان جائز ہے۔ اسی طرح سکھوں میں بھی اس کا رواج ہے۔

جس طرح مسلمانوں کے ہاں گوشت کھانا جائز ہے۔ اسی طرح سکھوں میں بھی گوشت خوری روا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کے دوسرے فرقے اس کے روادار نہیں میں اس وقت جھٹکہ اور ذبیحہ کی بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ میں ایک اصولی بات کر رہا ہوں۔

جس طرح مسلمانوں کے ہاں سؤر کو نجس اور ناپاک سمجھا گیا ہے۔ یہی صورت سکھ صاحبان کے ہاں بھی ہے جیسا کہ شری گورو گرنتھ صاحب کے اس شلوک سے عیاں ہے کہ

ایک بھگت بھگوان ہیں پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک جانو تا ہیں تن

یعنی جس شخص کے دل میں خداوند قدوس کے لئے جگہ نہیں۔ وہ ایسا ہی نجس چنڈال اور خبیث ہے جیسا کہ کتا اور سور۔

غرضکہ کئی پہلوؤں سے سکھ مسلمانوں کے قریب ہیں۔ پھر تعجب ہے۔ کہ ان میں باہمی لڑائی جھگڑے اور کش مکش کیوں؟ جس سے آزردگی اور کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اور ہر دو اقوام کا کیا جانی نقطہ خیال سے اور کیا مالی جہت سے غیر معمولی نقصان ہو رہا ہے۔ اور ایسی باتیں جو اپنے تکلیف دہ عواقب چھوڑتی ہیں وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ضرورت ہے کہ سکھ اور مسلمانوں کے سمجھدار لوگ ایک جگہ بیٹھیں۔ اور باہمی مشورہ سے ایسی راہ اختیار کریں۔ جس سے آئے روز کی کش مکش اور لڑائی جھگڑے کا سدباب ہو سکے۔ اور اگر اس کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے۔ تو ان ہر دو اقوام میں پائیدار صلح کا ہو جانا محال نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ کیا روحانی نقطہ خیال سے کیا تمدنی جہت سے یہ ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ اکثر اصول باہمی ملتے جلتے ہیں۔ ضرورت ان سے کام لینے کی ہے پھر ہر دو اقوام کو یہ بھی سمجھ لینا چاہئیے کہ انہوں نے رہنا پنجاب ہی ہے اور رہنا بھی پہلو بہ پہلو ہے۔ نہ مسلمان پنجاب چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ سکھ۔ جب صورت حال یہ ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم صلح اور آشتی سے نہ رہیں۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امیدواروں کو ضروری اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب "ایک عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" "سراج منیر"۔ "پیغام صلح"۔ "لیکچر لاہور"۔ اور "لیکچر سیالکوٹ" بطور انصاب مقرر ہیں۔ اور امتحان بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ہوگا۔ جن احباب نے امتحان میں شامل ہونے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ ان کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی دوست نے درخواست دی ہو۔ مگر ان کا نام اس فہرست میں درج نہ ہو۔ تو وہ براہ مہربانی فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی رجسٹر میں درج کر لیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض احباب عین امتحان کے موقعہ پر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہم بھی امتحان میں شامل ہونگے ان کو چاہئیے کہ امتحان سے کافی عرصہ پہلے درخواست بھجوایا کریں یعنی زیادہ سے زیادہ اس دفعہ آخر ستمبر تک اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

نیز ان امیدواروں کو چاہئیے کہ وہ امتحان سے قطعاً غیر حاضر نہ ہوں۔ نیز اپنے سپروائزر مقرر کر کے نظارت کو فوراً اطلاع بھجوائیں۔ تاکہ سپروائزر صاحبان کو پرچے بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

فہرست امیدواران حسب ذیل ہے

۱۔ عبدالرحمٰن صاحب شاکر۔ قادیان
۲۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ
۳۔ سید عباس بخاری صاحب پشاور شہر
۴۔ سیدہ نصیرہ صاحبہ محلہ دارالانوار قادیان
۵۔ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ " "
۶۔ صوفی خوشی محمد صاحب Sagaing (U. Burma
۷۔ سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ
۸۔ قاضی محمد رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
۹۔ مولوی محمد حسین صاحب "
۱۰۔ مختار احمد ایاز صاحب "
۱۱۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب بی اے "
۱۲۔ حکیم دین محمد صاحب کلرک "
۱۳۔ بابو ناظر حسین صاحب "
۱۴۔ محمد یوسف صاحب بی ایس سی "
۱۵۔ میاں محمد عبداللہ صاحب "
۱۶۔ عبدالکریم صاحب ٹیلر ماسٹر "
۱۷۔ ملک کرم الٰہی صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر کوئٹہ
۱۸۔ ماسٹر غلام احمد صاحب "
۱۹۔ ڈاکٹر سراج الحق خاں صاحب "
۲۰۔ محمد اسحٰق صاحب عابد "
۲۱۔ بشیر احمد صاحب ایم اے "
۲۲۔ عبدالرشید خاں صاحب کوئٹہ "
۲۳۔ ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب "
۲۴۔ منشی برکت علی صاحب "
۲۵۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ڈھگڑی قادیان
۲۶۔ ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپٹن
۲۷۔ ماسٹر شیر عالم صاحب بی اے پاپڑیانوالی ضلع گجرات
۲۸۔ چوہدری محمد افضل خاں صاحب پاکپٹن
۲۹۔ شیخ منظور احمد صاحب پاکپٹن
۳۰۔ قریشی محمد افضل صاحب قادیان
۳۱۔ عبدالقیوم صاحب کلکتہ
۳۲۔ میاں محمد عمر صاحب سہگل "
۳۳۔ محمد شمس الدین صاحب "
۳۴۔ غلام حسین صاحب چاہلوی منٹگمری
۳۵۔ سید محمود احمد صاحب بمبئی
۳۶۔ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو وزیر محمد صاحب مرحوم قادیان
۳۷۔ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی اللہ دتا صاحب
۳۸۔ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل
۳۹۔ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد ایوب صاحب قادیان
۴۰۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۱۔ نصیبہ بیگم صاحبہ دختر غلام محمد صاحب قادیان
۴۲۔ محمد اشرف صاحب گجراتی "
۴۳۔ شبیر احمد صاحب بدایونی "
۴۴۔ جلال الدین صاحب "
۴۵۔ اسد الدین احمد صاحب کلکتہ
۴۶۔ مولوی عبد الحی صاحب "
۴۷۔ بابو چراغ الدین صاحب لاہور چھاؤنی
۴۸۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب "
۴۹۔ چوہدری محمد عمر صاحب "
۵۰۔ بابو محمد شفیع صاحب "
۵۱۔ محمد عبد اللہ صاحب علی گڑھ
۵۲۔ عبد القدوس صاحب "
۵۳۔ محمد خان صاحب "
۵۴۔ محمد یونس صاحب "
۵۵۔ مولا بخش صاحب "
۵۶۔ عبد الرحمٰن صاحب "
۵۷۔ محمد رمضان صاحب انگوال
۵۸۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان
۵۹۔ حاجی غلام احمد صاحب کریام
۶۰۔ ماسٹر عبد الغنی صاحب "
۶۱۔ ماسٹر فضل احمد خان صاحب "
۶۲۔ چوہدری عبد الجلیل خانصاحب "
۶۳۔ چوہدری نعمت خان صاحب "
۶۴۔ حکیم اللہ صاحب قادیان
۶۵۔ سید اعجاز احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

ناظر تعلیم و تربیت

شکریہ

۲۰ ستمبر بعد نماز مغرب ساکنین محلہ دار الرحمت نے محلہ کی مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی۔

محلہ دار الرحمت کے ساکنین کا یہ اجلاس ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کی ان خدمات کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جو انہوں نے محلہ کی مجلس منتظمہ میں بحیثیت منتظم تیمارداری و انچارج فسٹ ایڈ ادا کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اب سندھ جا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم ان کے ساتھ ہو۔ صدر محلہ دار الرحمت قادیان

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے مالی امداد کا اعلان

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب نے انگلستان یا کسی دیگر یورپین ملک میں ٹیکنیکل تعلیم کے حصول کے متعلق کسی ایسے ملازم یا طالب علم کے واسطے مالی امداد دینا تجویز کیا ہے۔ جس کی سفارش پنجاب کے کسی صنعتی کارخانے کی ہو۔ یہ مالی عطیہ ان شرائط و قواعد کے مطابق دیا جائیگا جو ان قواعد میں درج ہیں جو غیر ملکیوں میں ٹیکنیکل تعلیم کے لئے حکومت کی مالی امداد کے متعلق وضع کئے گئے ہیں۔ ان قواعد کی نقول صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب لاہور سے بذریعہ درخواست دستیاب ہوسکتی ہیں سب سے موزوں امیدوار کو مندرجہ ذیل صنعتوں میں سے کسی ایک صنعت کے لئے امداد دی جائے گی۔

(۱) سیمو لائنڈ کی صنعت

(۲) اشیائے خوردنی کی صنعت بسکٹ۔ گندم کی بنی ہوئی اشیائے خوردنی اور مٹھائی وغیرہ تیار کرنا۔

(۳) اینمل کا کام چادروں پر اور کھلے سامان پر اینمل چڑھانا۔

(۴) شیشہ کا سامان تیار کرنا۔

(۵) کوئلہ کی ضمنی پیداوار تیار کرنا

(۶) برقی بھٹیوں میں فولاد اور دیگر دھاتوں کو پگھلانا اور خراد دینا۔

(۷) تمباکو کو پینے اور سگرٹ سازی وغیرہ کے لئے صاف اور تیار کرنا

درخواستیں صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کی خدمت میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ اور ان میں وہ جملہ امور درج ہونے چاہئیں جن سے معلوم ہو کہ جس صنعت کو برائے تربیت منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق طالب علم یا ملازم کے تعلیمی اوصاف قابلیت فہم و درک سابقہ تربیت اور عملی دلچسپی کس حد تک ہے۔ نیز یہ بھی درج ہونا چاہیئے۔ کہ تکمیل تربیت پر حصول ملازمت کے معاملہ میں اس کے حالات کس حد تک سازگار ہیں۔

(ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

کمیٹی دار لشکر کے ممبروں کیلئے

اطلاع

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جاچکا ہے کہ محلہ دار الشکر کے لئے نواب صاحب کی کوٹھی کے جانب شمال دو صد روپیہ فی کنال کے حساب سے زمین لی گئی ہے۔ چونکہ سڑکوں کی قیمت ممبران کے ذمہ ہوگی اس لئے کچھ اخراجات تو اس لحاظ سے زائد ہونگے اور کچھ زمین کے رقبہ کے لحاظ سے قیمت میں کمی بیشی ہوگی۔ یعنی جو زمین شاہراہ پر واقع ہوگی اس کی قیمت دوسری جگہ کی نسبت زیادہ ہوگی۔ اور زمین کے ٹکڑوں کی تقسیم کا فیصلہ بھی بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا تاکہ کسی صاحب کو بھی شکایت کا موقعہ نہ رہے۔ قرعہ اندازی سے پیشتر ہر قطعہ کی زمین اصل لاگت کے لحاظ سے معین کردی جائے گی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ کل قیمت سڑکوں وغیرہ سمیت فی کنال ۲۴۰ روپیہ تک زیادہ سے زیادہ ہوگی۔ (صدر کمیٹی دار الشکر قادیان)

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کرلیا کریں تو ایکماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا۔ قیمت ایکروپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ایم اے فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

(احمدی برادران سے خاص رعایت ہوگی)

امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) گرم کوٹ۔ نیکٹائیاں پارچہ اور کمبل وغیرہ جن کی موسم سرما میں ہر جگہ مانگ ہے۔ تھوک ارزاں نرخ پر کمپنی ہذا سے منگوا کر موسم سرما کے چند ماہ میں قلیل سرمایہ سے معقول منافع اٹھایئے۔

چھوٹی تجارتی سکنڈ گانٹھیں یکصد اور دو صد روپیہ کی ہیں۔ چہارم رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ مفصل فہرست مفت طلب کیجئے۔

امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۸۶۹ منکہ آمنہ ممتاز زوجہ میر نصر اللہ خانصاحب شیخپور قوم میر عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخپور تحصیل گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰؍ ۷؍ ۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) میری موجودہ جائیداد اس وقت یہ ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی قیمتی ساڑھے آٹھ سو کل ہے (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان لمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد:۔ آمنہ ممتاز بقلم خود شیخپور۔ گواہ شد میر نصر اللہ خان احمدی شوہر موصیہ۔ گواہ شد:۔ میر محمد نثار اللہ خان احمدی سب اسسٹنٹ سرجن برادر موصیہ۔

نمبر ۴۸۷۰ منکہ امتہ السعیدہ بیگم زوجہ ابو الفضل محمود قادیانی قوم چغتہ عمر ۲۲ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵؍ اگست ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت زیورات اندازاً مبلغ یکصد روپیہ اور ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت مالیتی گیارہ صد روپیہ جس کا نصف ساڑھے پانصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا مہر مبلغ ۵۰۰/۱۰ روپیہ نصف جس کا مبلغ اڑھائی صد روپیہ ہوتا ہے۔ اس میں سے میں یکصد روپیہ اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ اور یہی یکصد روپیہ میں نے مکان مذکور پر خرچ کردیا ہے۔ میں اس تمام جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:۔ امتہ السعیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ابو الفضل محمود قادیان دار الرحمت گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔

نمبر ۴۸۷۱ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب وکیل قوم جٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دولت پور ڈاک خانہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶؍ اگست ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔

الف۔ زیور قیمتی ۱۰۵۰ روپیہ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) کڑے طلائی ۹ تولہ ۸ ماشہ (۲) آٹھ عدد چوڑیاں طلائی ۷½ تولہ (۳) نکلس طلائی ۳ تولہ ۱۰ ماشہ (۴) بندے طلائی ۳ جوڑی ۱ تولہ ۵ ماشہ (۵) کلپ طلائی ۸ ماشہ (۶) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد ۹ ماشہ (۷) گھڑی مالیتی پچاس روپے۔ (ب) نقد ایکسو ساٹھ روپے (ج) مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ میرے شوہر چوہدری غلام احمد صاحب وکیل پٹھانکوٹ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد قیمتی ۲۰۱۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت بھی جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں لمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

العبد:۔ عزیزہ بیگم بقلم خود دولت پور۔ گواہ شد:۔ غلام احمد وکیل پٹھانکوٹ خاوند موصیہ دولت پور۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد بقلم خود سیکرٹری جماعت احمدیہ دولت پور پٹھانکوٹ۔

ضرورت رشتہ

ایک احمدی قریشی پرائمری پاس سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف لڑکی کیلئے جس کی عمر ۱۴½ سال ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا شریف متقی برسر روزگار ہو۔ قریشی یا سید خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ صرف ضلع جہلم گوجرانوالہ سیالکوٹ یا خاص قادیان کے باشندگان درخواست کریں۔ خط وکتابت بنام ش۔ ع معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل ہو

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اسطرح کھوکھلا کر دیتا ہے جسطرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت اڑھائی روپے (۲ؕ۸) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ¦ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ¦ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کرکے یہ دواخانہ حضور حکیم الامتہ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ با عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے قبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رض کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ ان کیلئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲؍ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

پیپنگ۔ ۲۰ ستمبر۔ پیپنگ کے جنوب میں چار دن کی زبردست جنگ کے بعد جاپانیوں کو فتح حاصل ہوئی ہے پیپنگ ہانکو ریلوے کے ساتھ ساتھ جو چینی افواج مقیم تھیں۔ اور جو گذشتہ پندرہ دن سے جاپانیوں کا مقابلہ کر رہی تھیں۔ جنوبی سمت کو پسپا ہو رہی ہیں۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ریلوے کے ۴۰ میل کے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

روما ۲۱ ستمبر۔ بحیرہ روم کی قوت دفاعی کو مضبوط کرنے کے لئے اتوار کو ایک جہاز ۱۳۲ افسروں اور ۷۹۱ سپاہیوں کو لے کر ٹریپولی کے لئے روانہ ہوا۔ اسی طرح دو اور جہاز اطالوی مشرقی افریقہ کے لئے افواج کو لے کر سفر کر رہے ہیں افواج کے اس ارسال سے اطالیہ کا مقصد یہ ہے کہ بحیرہ روم میں اپنی قوت کو مضبوط کیا جائے۔

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یوپی اسمبلی میں جس وقت حافظ محمد ابراہیم وزیر مواصلات نے پبلک ورکس کے ماتحت ۱۲،۱۲،۶۵۴ روپیہ کا مطالبہ پیش کیا۔ مسلم لیگ پارٹی ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئی واک آؤٹ کا مقصد حافظ محمد ابراہیم کے وزیر مقرر کئے جانے پر احتجاج کرنا تھا۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ لیکن حکومت نے انہیں کانگرس کے ٹکٹ پر دوبارہ منتخب ہونے کا مطالبہ کئے بغیر وزیر کر دیا۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات نے اس واک آؤٹ کے متعلق ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ حافظ محمد ابراہیم اس شرط پر کانگرسی وزارت میں شامل ہوئے تھے۔ کہ اسمبلی سے مستعفی ہو کر دوبارہ منتخب ہونے کی کوشش کریں گے۔ اور وہ ستمبر کے آخر میں مستعفی ہو رہے ہیں۔

مدینہ منورہ ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حافظ وہبہ سفیر حجاز متعینہ لندن

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو تار بھیج کر واپس بلا لیا گیا ہے اور سفیر موصوف لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز ایاعز کو روانہ ہو گئے ہیں۔ عربی اخبارات کا بیان ہے کہ سفیر حجاز کی واپسی فلسطین کے معاملہ میں انگلستان اور حجاز کے تعلقات کی کشیدگی کے نتیجہ میں عمل میں آئی ہے۔

احمد آباد ۲۰ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب روئی کے ایک کارخانہ میں خوفناک آتشزدگی کی واردات ہو گئی۔ دو گھنٹہ کی کوشش کے بعد آگ فرو کی جا سکی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب ہے

ایبٹ آباد ۲۰ ستمبر۔ آج صوبہ سرحد کی اسمبلی میں بجٹ پر بحث شروع ہوئی۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر عبدالقیوم خان نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ گورنمنٹ اور سابقہ گورنمنٹوں کے بجٹوں میں کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ تعلیم کو فروغ دینے کے لئے کافی روپیہ منظور نہیں کیا گیا ہماری گورنمنٹ نے اسلامیہ کالج پشاور کے لئے جو زر اعانت منظور کی تھی۔ اسے موجودہ گورنمنٹ نے حذف کر دیا ہے۔

انگورہ ۲۰ ستمبر۔ بحیرہ مورا اور دردانیال کی محافظ فوج کے نام ترکی وزیر جنگ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ساحلی علاقہ کی نہایت ہوشیاری اور مستعدی سے حفاظت کریں۔ جو سپاہی اپنی ڈیوٹی سے غافل پایا گیا اسے کورٹ مارشل کے بعد گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ نیز حکم جاری کیا گیا ہے کہ ترکی سمندروں میں اگر کوئی آبدوز کشتی مشتبہ حالت میں پائی جائے اسے غرق کر دیا جائے۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ برطانوی مزدوروں کی جماعت نے ایک لاکھ جدید ممبر حاصل کرنے کے لئے زبردست مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس ہفتہ اس جماعت کے ۵ ہزار جلسے ہونگے۔ اور ملک کے طول و عرض میں ۲۰ لاکھ اشتہار اور ۵ لاکھ پمفلٹ تقسیم کئے جائینگے۔

الہ آباد ۲۰ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضلع الہ آباد کے سرکردہ زمینداروں کے اجلاس میں مولانا ابوالکلام آزاد نے تقریر کرتے ہوئے زمینداری سسٹم کے متعلق کانگرس کی پالیسی واضح کی۔ اور زمینداروں کو یقین دلایا کہ کانگرس نے زمیندارہ سسٹم کو منسوخ کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں کیا۔ نیز کہا کانگرس کاشتکاروں کی فلاح و بہبود چاہتی ہے

پٹنہ ۲۰ ستمبر۔ آج بہار اسمبلی میں محکمہ پولیس کے متعلق مطالبہ زر میں تخفیف کی تحریک کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سری کرشن وزیر اعظم نے کہا۔ کہ گورنمنٹ پولیس میں رشوت ستانی کا انسداد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ مگر یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عوام کی ذہنیت تبدیل نہیں ہوتی۔ میں چاہتا ہوں کہ عوام پولیس سے عزت اور محبت کا برتاؤ کریں۔ میں وزیر اعظم کی حیثیت سے پولیس کی عزت اور وقار کا اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہوں

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲۰ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ تحصیل ڈیرہ اسمٰعیلخان کے ایک گاؤں میں پٹھانوں کی دو پارٹیوں میں شدید لڑائی ہوئی۔ جس میں متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ایک پارٹی ڈاکہ ڈالنے کے ارادے کر رہی تھی جب دوسری پارٹی کو اس بات کا علم ہوا۔ تو وہ پہلی پارٹی سے مزاحم ہوئی اس طرح دونوں پارٹیوں میں عداوت پیدا ہو گئی۔ جو انجام کار لڑائی کی صورت اختیار کر گئی۔ طرفین نے ایک دوسرے پر بندوقوں سے فائر کئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں کئی اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

امرتسر ۲۰ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۳ روپے ۷ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے ۶ پائی۔ اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۲ آنے ہے۔ ململ ۳۷۶ (۲۰ گز) ۴ روپے ۷ آنے ۹ پائی ۹۳۵ ۔ ۶ روپے ۳ آنے ۹۳۶ ۔ ۴ روپے ۸ آنے ۲۰۶ ۔ ۱۲ روپے ۱۲ آنے ۲۹۵ (۲۵ گز) ۴ روپے ۲ آنے ۶ پائی لٹھا جاپانی ۱۳ روپے ۶ پائی۔ آرہ ۲۱ روپے ۶ آنے ڈی ۱۔ ۱۶ روپے ۲ آنے جاقو ۱۲ روپے ۱۴ آنے ۴۰۰۰ ۔ ۱۷ روپے ۴ آنے ہے

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے ۱۹ ستمبر کو کینٹن کے نزدیک لڑائی میں ایک چینی کروزر کو غرق کر دیا۔ اور ایک اور کروزر کو شدید نقصان پہنچایا۔

اسمبلی ۲۰ ستمبر۔ آج بھی اسمبلی کے اجلاس میں انشورنس بل پر بحث جاری رہی۔ اس وقت تک بل کی ۳۰ دفعات پر غور ہو چکا ہے

قصور ۲۰ ستمبر۔ میونسپل ٹاؤن کمیٹی کھڈیاں کا سہ سالہ انتخاب ۱۶، ۱۷ ستمبر کو ہوا۔ جس میں چار ہندو اور ایک مسلمان کامیاب ہوا۔ حالانکہ شہر میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے۔ یہ سب مخلوط انتخاب کے کرشمے ہیں

شملہ ۲۰ ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں انڈیمان کے قیدیوں کے متعلق سوالات دریافت کئے جا رہے تھے تو ایک کانگرسی ممبر نے حکومت سے دریافت کیا۔ کہ کیا حکومت پنجاب نے بھی اپنے قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ تو حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہاں

پونہ ۲۰ ستمبر۔ بمبئی اسمبلی میں یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ کہ صوبہ میں مفت پرائمری تعلیم لازمی قرار دی جائے متواتر تین دن کی بحث کے بعد ریزولیوشن

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی